Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۶ رجب ۱۳۹۸ھ ، ۳ وفا ۱۳۵۷ہش ، ۳ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۵۰

تحریکِ دُعائے خاص

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اِن دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ حضور اِن دنوں لندن میں قیام فرما ہیں اور عنقریب افریقہ کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے جانے والے ہیں۔

آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت کے کرشمے دکھائے اور حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم نتائج ظاہر ہوں۔ آمین

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

سچائی ایک ایسی نیکی ہے جو انسان کو جنت کا وارث بنا دیتی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (توبہ: ۱۱۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ (تعالیٰ) کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں (کی جماعت) کے ساتھ شامل ہو جاؤ!

قَالَ اللّٰہُ ہٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُہُمْ لَہُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (المائدہ: ۱۲۰)

ترجمہ:۔ اللہ (تعالیٰ) نے فرمایا یہ دن (ایسا) ہے جس میں صادقوں کو ان کی سچائی نفع دے گی ان کو ایسے باغات ملیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے (اور) یہ (ایک) بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

اِنَّ الصِّدْقَ یَہْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَہْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا، وَاِنَّ الْکِذْبَ یَہْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَہْدِیْ اِلَی النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا" (بخاری)

ترجمہ:۔ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کی طرف۔ اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنّم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ اگر ایسا ہو تو دُنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اُٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔ اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا انکی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے پاس تو انکی بدکاریوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے انکی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۵۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ر وفا۔ حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ شب بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے طبیعت ناساز رہی۔ اِس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے بابرکت وجود کے لئے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے لیکن تاحال کمزوری بہت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد یہ کمزوری دُور کر دے اور اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل کو بتاریخ یکم جولائی ۱۹۷۸ء تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام فہیم الدین وسیم رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم نور الدین صاحب خوشنویس الفضل کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے، وہ بلند اقبال اور والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" ماہ جولائی کے لئے مقرر کی گئی ہے خدام اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ لندن کانفرنس کی وجہ سے اس کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر

لندن کی سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے روز کی مختصر روداد

مسیح علیہ السلام کی واقعۂ صلیب کے بعد کی طویل زندگی کے متعلق تاریخی شواہد اور جدید انکشافات

فاضل اناجیل محترم شیخ عبدالقادر صاحب کا ٹھوس حقائق پر مبنی دلچسپ مقالہ

(۵)

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے بعد فاضل اناجیل محترم شیخ عبدالقادر صاحب نے اپنا مقالہ بعنوان "مسیح علیہ السلام کی واقعۂ صلیب کے بعد کی زندگی" پیش کیا۔ مقالہ کے آغاز میں آپ نے بتایا کہ متعدد پرانے قلمی نسخوں اور مخطوطات سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے تھے اور اس مخلصی اور نجات کے بعد آپ نے اپنے متبعین کو اکٹھا کیا اور ایک ایسی سرزمین میں جا آباد ہوئے جسے جنت نظیر کہا جاتا تھا۔

مسیح کا ایک تاریخی خطاب

آپ نے بتایا کہ قدیمی مسیحی مخطوطات (جنہیں چرچ مستند تسلیم نہیں کرتا) اور اسی طرح آزاد خیال مصنفوں کا پورا کا پورا قدیمی لٹریچر واقعۂ صلیب کے بعد پیش آنے والے واقعات کی تفاصیل سے بھرپور و معمور ہے۔ انہی میں مسیح علیہ السلام کے شاگردوں کے تبلیغی منصوبوں کی تفاصیل بھی ملتی ہیں بالخصوص معجزات بیان کرنے میں بہت پاکیزہ زبان استعمال کی گئی ہے۔ "سلیمان کی غزلیں" نامی کتاب پہلی صدی عیسوی کے مسیحیوں کی تیس غزلوں پر مشتمل ہے۔ ان میں مسیح علیہ السلام کو ان الفاظ میں دنیا سے خطاب کرتے ہوئے ظاہر کیا گیا ہے :-

"میرے دشمنوں نے مجھے
موت کے جبڑوں میں دھکیل دیا
میں ایک حقیقی طور پر مرے ہوئے
انسان کی طرح نظر آنے لگا لیکن
میں مرا نہیں تھا۔ آخر لوگوں نے
بھی مجھے مردہ یقین کر لیا۔ لیکن
میں زندہ ہوں اور دنیا میں خیر
کے وسیلہ سے امتیازی شان
کے ساتھ پھل پھول رہا ہوں۔"

وادی قمران کے صحائف

قدیمی عیسائی مسودات اور صحائف و مخطوطات کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے محترم شیخ صاحب موصوف نے فرمایا بحیرہ مردار کے قریب واقع وادی قمران میں سے بھی بعض صحائف ملے ہیں اور اسی طرح مصر کے ایک گاؤں ناج حمادی میں سے بھی بعض صحائف دستیاب ہوئے ہیں جو سب سے زیادہ دلچسپ اور توجہ طلب بات یہ ہے کہ ان صحائف میں مسیح علیہ السلام کے بعض ایسے مکالمات بھی درج ہیں جو واقعہ صلیب کے معًا بعد کے ہیں۔ مسودات کی اس دریافت سے ابتدائی مسیحی عقائد میں تبدیلیوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ان میں مسیح علیہ السلام کی تمثیلوں اور تعلیمات کا بھی جا بجا ذکر ملتا ہے۔ ان قدیمی اناجیل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صلیب پر مسیح کے وفات پانے کا واقعہ محض ایک افسانہ ہے۔ پھر ان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد ۵۵۰ دن تک فلسطین میں ہی رہے۔ آپ نے یہ عرصہ اپنے بعض متبعین کے درمیان گزارا اور اس دوران آپ انہیں تعلیم دینے اور ان کی تربیت کرنے میں مصروف رہے۔

اسی ضمن میں آپ نے ایک اور دریافت کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ مصر اور سوڈان کی درمیانی سرحد سے بھی ایک صحیفہ ملا ہے جو بیس صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد بھی زندہ رہے۔ آپ اسی گوشت پوست کے جسم میں بار بار نظر آئے۔ آپ نے اپنے متبعین کو یقین دلایا کہ میں مرا نہیں زندہ ہوں اور تمہارے درمیان زندہ موجود ہوں۔

آپ نے فرمایا صحائف قمران میں جن کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ "یہودی مجھے مار ڈالنا چاہتے تھے اور مجھے سب بدی کی جگہوں میں سے بدترین جگہ پر مبتلائے محن کرنا اور ملعون بنانا چاہتے تھے لیکن خدا کا ارادہ کچھ اور تھا۔ اس برے انجام سے میرا بچایا جانا اور اس کی جناب میں عزت کا مقام پانا اس نے میرے لئے مقدر کر دیا تھا۔"

ایک نہایت اہم تاریخی دستاویز

اس کے بعد آپ نے ایک اور قدیم مسودہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ ۱۸۴۳ء میں اسکندریہ کی ایک عبادت گاہ سے ایک مسودہ ملا جو "ایسینی مکتوب" یا "مکتوب اسکندریہ" کے نام سے موسوم ہے۔ بعد میں اس کا انگریزی میں ترجمہ ہوا اور ۱۹۰۷ء میں یہ کتابی شکل میں طبع ہوا۔ اس کتاب کا نام ہے :-

"ایک عینی شاہد کا بیان"
"مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے"

آپ نے فرمایا یہ ایک نہایت ہی اہم دستاویز ہے اور تحقیق کے میدان میں کام کرنے والوں کے لئے اس میں غور و فکر کا بہت کچھ سامان موجود ہے۔ اصل مسودہ لاطینی زبان میں ہے اور فری میسنز سوسائٹی نے اسے ایک خفیہ دستاویز کے طور پر اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے۔

آپ نے کہا ان قدیم ترین مسودات اور صحائف و مخطوطات کے علاوہ خود مسیحی چرچ کے قدیم اکابر و صنادید کے بیانات میں بھی مسیح علیہ السلام کی نامعلوم اور خفیہ زندگی کے اصل حالات مندرج ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ اہل کلیسیا ان واقعات کو من وعن دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتے بلکہ ان کی توجیہ کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں ان واقعات کی ایک بگڑی ہوئی شکل ہی دنیا کے سامنے آتی ہے۔ مثال کے طور پر اس حقیقت کو کہ مسیح علیہ السلام لمبا عرصہ زندہ رہے اور بہت بوڑھے ہو کر فوت ہوئے یوں بدل دیا گیا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو ۳۳ سال کی عمر بھی نہیں بلکہ چالیس سے پچاس سال کی عمر کے کسی حصہ میں صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ پھر جہاں چرچ کے قدیم اکابرین کے بیانوں میں مسیح علیہ السلام کے عالمی سفر کا ذکر آتا ہے اسے بدل کر یوں ظاہر کیا جاتا ہے کہ گویا انہوں نے یہ سفر زیر زمین طبقات میں کئے تھے اور غرض ان سفروں کی یہ تھی کہ آپ بنی اسرائیل کے آباؤ اجداد کی ارواح کو نجات سے ہمکنار کریں۔

ہندوستان کے قدیمی لٹریچر میں مسیح کا ذکر

مقالہ جاری رکھتے ہوئے محترم شیخ صاحب نے تاریخی اہمیت کے ایک خاص امر کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مسیح علیہ السلام سفر کرتے ہوئے ہندوستان میں بھی آئے تھے تو پھر ہندوستان کے قدیمی لٹریچر میں ان کے وہاں آنے کا کوئی نہ کوئی اشارہ ضرور ملنا چاہیئے بالخصوص جبکہ مسیح علیہ السلام نے ہندوستان اور کشمیر میں قریبًا اسی سال کا طویل زمانہ گزارا تو پھر عقل کہتی ہے کہ ان کے وہاں آنے اور بقیہ عمر وہاں گزارنے کا قدیمی لٹریچر میں کوئی نہ کوئی اشارہ خواہ وہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو ضرور ہونا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا واقعی یہ ایک اہم سوال ہے لیکن تاریخ ہی سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانہ کے ہندوستان میں باضابطہ تاریخ نویسی کو چنداں اہمیت نہیں دی جاتی تھی یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کی قدیم تاریخیں سکندر اعظم کے ہندوستان پر حملہ آور ہونے کے ذکر سے یکسر خالی ہیں اسی لئے ہندوستان کے مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے برسراقتدار آنے سے قبل کے زمانہ میں وہاں تاریخ نویسی کے فن کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ اس امر کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ بعض قدیمی کتب میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ہندوستان میں آمد کا ذکر موجود ہے۔

آپ نے فرمایا مثال کے طور پر "راج ترنگنی" نامی ایک کتاب میں جو کشمیر کی تاریخ پر مشتمل ہے اور جسے کلہان نامی ایک شخص نے منظوم سنسکرت میں بارھویں صدی میں لکھا تھا ایک ایسے مرد خدا کی کشمیر میں آمد کا ذکر موجود ہے جو مسیح علیہ السلام کی طرح کے معجزات دکھاتا تھا۔ اس کا نام "ایسانا" تھا۔ اسی طرح "بھوشیہ پوران" نامی ایک قدیمی کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ بنی اسرائیل خاصی تعداد میں ہندوستان میں آ کر آباد ہو گئے تھے اور پھر صاف اور واضح الفاظ میں ایک نبی کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو ان اسرائیلیوں کی طرف مبعوث کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ امر قابل ذکر (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو (سیرالیون) میں

"ناصر ڈے" کی شاندار تقریبات

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اختر ایم ایس سی پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو

سنہ ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دورۂ مغربی افریقہ کے دوران جب سیرالیون تشریف لائے تو حضور ازراہ شفقت سیرالیون کے سب سے پہلے مسلم سیکنڈری سکول بو میں بھی تشریف لائے۔ یہ ۱۱ مئی کا مبارک دن تھا جو مستقل طور پر سکول کی تاریخ میں یادگار کے طور پر منایا جانے لگا۔ چنانچہ امسال بھی ۱۱ مئی کو ہمارے سکول میں "ناصر ڈے" بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ اس مبارک تقریب کا پروگرام کچھ اس طرح سے ترتیب دیا گیا کہ حضور کے دورۂ مبارک اور اس کے اثرات کا ہر پہلو نمایاں ہو کر طلباء اور عوام کے سامنے آ جائے۔

اس تقریب میں بو (Bo) کے عوام کے علاوہ احمدیہ سکولوں کے پرنسپل صاحبان اور طلباء کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

پہلا اجلاس مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی صدارت میں صبح نو بجے شروع ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد خاکسار نے حضور کی ۱۹۷۰ء میں سیرالیون اور خاص طور پر ہمارے سکول میں آمد کا منظر پیش کرتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ مہدی علیہ السلام کے خلیفہ کو یہ توفیق ملی کہ وہ افریقہ تشریف لائے اور لوگوں سے ملے اور ان کی تکالیف کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ان کا سدباب کے بارے میں حل تلاش کریں۔ چنانچہ یہ اس دورہ کا ہی ایک نمایاں نتیجہ تھا کہ حضور نصرت جہاں سکیم جاری فرمائی جس کے تحت اب تک اس ملک میں سات سیکنڈری سکول اور چار ہسپتال مزید کھل چکے ہیں۔ جن کا عملہ دن رات عوام کی اور ان کے بچوں کی بہتری کے لئے سرگرم عمل ہے۔

خاکسار نے طلباء کو وہ قیمتی نصائح بھی یاد دلائیں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکول کے طلباء کو ازراہ شفقت فرمائی تھیں۔

اس تعارفی تقریر کے بعد احمدیہ مسلم سیکنڈری سکولوں کے نمائندہ ٹیموں کے درمیان تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں چودہ مقررین نے حصہ لیا جن میں سے دو طلباء نے [illegible] زبان میں بھی تقریر کی۔ مقررین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے اثرات کے مختلف پہلوؤں پر موثر رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

صبح کے اجلاس میں مکرم الحاج روجرز صاحب (جو کہ سلسلہ کے ایک مخلص اور فدائی احمدی بزرگ ہیں) نے بھی طلباء سے خطاب کیا۔ آپ نے بتایا کہ میں نے سیرالیون میں احمدیت کے ابتدائی دنوں کو بھی دیکھا اور آج سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرالیون میں ترقی دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے لئے آپ سب میرے ساتھ "اللہ اکبر" — "الحمد للہ!" اور "سبحان اللہ!" بلند آواز سے کہیں جس پر تمام سامعین نے بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔

الحاج بنگورا (جو احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کے جنرل سیکرٹری ہیں) نے حضور کے گیارہ روزہ دورہ کے مختلف پہلوؤں پر اظہار خیالات کرتے ہوئے یہ کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ سیرالیون کے ہر احمدی اور ہر خاص و عام نے ان دنوں خدائی تائیدات اور نشانات کو پورے ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور حضور جیسے روحانی باپ کو مل کر ہر شخص نے اپنے دل کو خوش کیا۔ بلکہ یہ ملاقات ان کی دونوں جہانوں کی زندگی سنوار گئی۔ وہ دن عجیب خوشی اور عجیب کیفیت کے دن تھے ہم سب اپنے آپ کو ایک کھوئی ہوئی چیز کو پا کر ایسے محسوس کرتے تھے کہ جیسے ساری دنیا کی دولت ہماری جھولیوں میں ڈال دی گئی ہو۔

ان کی تقریر اتنی موثر اور واقعات سے پُر تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مبارک کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ گیا اور ہر ایک نے محسوس کیا جیسے ابھی حضور کے دورہ کی فلم دکھائی جا رہی ہو۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کروائی اور یہ اجلاس ساڑھے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔

اس کے فوراً بعد سکول کی دو بہترین ٹیموں کے مابین فٹ بال کا ایک دلچسپ میچ ہوا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

دو بجے دوپہر سکول کی طرف سے پر تکلف کھانا دیا گیا جس میں معززین نے شرکت کی۔

تیسرا اجلاس پانچ بجے شام سکول ہال میں مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ بو (Bo) شہر کے تقریباً ۲۰۰ معززین کے علاوہ مکرم مسٹر ای آر ڈوماہینا (Mr. E.R. NDomahina) جو کہ انجینئرز ٹریننگ کالج کے پرنسپل ہیں، نے بطور Guest Speaker شمولیت کی۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم مسٹر ایم اے بنگورا نے مکرم امیر صاحب اور معزز مہمان خصوصی کا تعارف کروایا اور بعدہٗ مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود نے تقریب کا پس منظر پیش کرتے ہوئے ۱۱ مئی ۱۹۷۰ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس سکول میں تشریف آوری کی تفصیلات بتائیں۔

اس کے بعد خاکسار نے سکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں خاص طور پر سکول کے G.C.E. کے امتحان میں عمدہ نتائج کا ذکر کیا۔ اسی طرح امسال فٹ بال ٹرافی جیتنے، حاضری کا ۶۰٪ سے بڑھ کر ۸۰٪ ہو جانے اور پھر مختلف مقابلوں میں تین انعامات کا حاصل کرنے کا بھی خاص طور پر ذکر کیا گیا۔ اس کے علاوہ سکول کے سالانہ رسالہ "Ahmadiyya Minaret." کے باقاعدگی سے شائع ہونے کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو بتایا کہ اس کا تیسرا ایڈیشن بھی چھپ چکا ہے۔ آخر میں خاکسار نے بو (Bo) کے عوام کے علاوہ احمدیہ مشن، بورڈ آف گورنرز، وزارت تعلیم کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں سکول کی ترقی میں ہاتھ بٹایا۔

مہمان خصوصی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ سیرالیون آج کل [illegible] قسم کی تعلیمی منزل میں سے گزر رہا ہے۔ طلباء اپنے فرض سے غافل ہیں۔ ناچ، گانے، سینما بینی اور سگریٹ نوشی جیسی لغویات میں ملوث ہیں۔ یہاں تک کہ بعض نے تو اب نشہ آور چیزیں بھی استعمال کرنا شروع کر دی ہیں۔

آپ نے تمام اساتذہ و والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنی خاطر، اور ملک کی خاطر ان بیماریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں تاکہ کل کے نوجوان صحت مند اور روشن دماغ کے مالک ہوں اور اپنے فرائض کو اچھی طرح انجام دینے والے ہوں۔

اپنی تقریر کے دوران انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ احمدیہ سکولوں میں طلباء کی روحانی اور جسمانی نشوونما کا پورا خیال رکھا جاتا ہے اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ طلباء کو آج کل کے معاشرہ کی بیماریوں سے بچایا جائے۔

انہوں نے سکول کے اساتذہ کو اچھے نتائج، فٹ بال صوبائی چیمپئن ہونے اور صوبائی سطح پر مختلف انعامات جیتنے پر دلی مبارکباد پیش کی۔

مہمان خصوصی کی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے دوران سال نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے ترتیب وار طلباء اور طالبات میں انعامات تقسیم فرمائے۔

تقسیم انعامات کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی خوشی میں احمدیہ پرائمری سکول اور ہمارے سکول کے طلباء نے ڈرامے پیش کئے جو کہ حاضرین کی تفریح کا موجب ہے

اس طرح یہ سادہ مگر پُر وقار تقریب جو کہ تقریری مقابلہ۔ تقسیم انعامات۔ فٹ بال میچ۔ دعوت طعام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی یاد دلانے والی تقاریر اور ڈراموں پر مشتمل تھی۔ رات تقریباً ۱۰ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للہ علی ذالک!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی اخوت اور ہمدردی

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ

الٰہی جماعتوں کے افراد میں باہمی الفت اور اخوت کا پیدا ہونا نہایت ضروری ہے ان کی آپس میں ہمدردی اور غمخواری بہت بابرکت چیز ہے۔ ان کی کامیابی اور ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے۔ مومنوں کے بھائی چارہ کو قرآن مجید میں ایک بہت بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ" ۝
(آل عمران: ۱۰۴)

اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے مسلمانوں میں جو باہمی اخوت پیدا ہو گئی تھی اسے ایک بہت بڑا انعام قرار دیا ہے کہ اس کی وجہ سے ان کی آپس کی دشمنی ختم ہو گئی اور اس کی جگہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت اور ہمدردی پیدا ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے یہاں مسلمانوں کو یہ نصیحت بھی فرمائی کہ وہ نظام جماعت سے پورے طور پر وابستہ رہیں اور تفرقہ نہ کریں تا کہ روحانی اخلاقی اور مادی ترقی انہیں حاصل ہو۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ" ۝
(حجر: ۴۸)

اور متقی لوگوں کے سینوں میں جو کینہ وغیرہ بھی ہوگا اسے ہم نکال دیں گے اور وہ بھائی بھائی بن کر تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی ایک دوسرے سے ہمدردی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ترى المؤمنين في تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد إذا اشتكى عضواً تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى" (بخاری)

مومنوں کو باہمی شفقت محبت اور ہمدردی کے لحاظ سے تو انہیں ایک جسم کی طرح پائے گا۔ جب ایک عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے سارا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت عمدہ طریق سے مسلمانوں کو ایک دوسرے کی غمخواری اور خیر خواہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اب جبکہ خدا کے رسول کو مان کر وہ ایک جسم کی طرح ہو گئے ہیں تو انہیں ایک دوسرے کی تکلیف کے ازالہ کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"
(کشتی نوح ص ۱۳)

ایک مامور من اللہ کو قبول کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھائی بھائی بنا دیا ہے ہمیں چاہیئے کہ آپس کی ناراضگیاں ختم کریں اور اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو کر ایک دوسرے کی ہمدردی اور خیر خواہی میں لگ جائیں اور اس محبت اور الفت سے ساری دنیا کے دل بھر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد)

تحریک جدید اور انصار اللہ کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس انصار اللہ کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے ......

آج اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا مجلس (انصار اللہ) اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل ہے کیونکہ سارے ایک جان ہیں۔"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ ان ارشادات کی روشنی میں تحریک جدید کے مالی جہاد میں بھرپور تعاون فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجالس انصار اللہ اور سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے انعقاد کے دن قریب آرہے ہیں خدا کرے آنے والا اجتماع پہلے سے زیادہ برکتیں اپنے ساتھ لائے۔ سالانہ اجتماع کے انتظامات اور مہمانوں کی خدمت کے لئے کافی اخراجات اٹھتے ہیں۔ ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرکزی بجٹ میں اس مقصد کے لئے تیس ہزار روپے کی رقم منظور شدہ ہے۔ یہ تمام رقم سالانہ اجتماع سے پہلے مرکز میں پہنچ جانی ضروری ہے تا بروقت انتظامات ہو سکیں۔ اس سلسلہ میں زعماء کرام سے التماس ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف جلد توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء!

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میں گزشتہ چند روز سے بعارضہ پیچش بیمار ہوں۔ احباب سے کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ہدایت احمد۔ خوشنویس۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن کانفرنس کی دوسرے روز کی مختصر روداد (بقیہ صفحہ ۲)

ہے کہ ہندوستان میں جب بدھ مت کا زور تھا تو گوتم بدھ کے بعد آنے والے ہر خدا رسیدہ کو بدھ دیومالا میں شامل کر کے اُسے بھی بدھ قرار دیدیا جاتا تھا۔ مسیح علیہ السلام کشمیر میں آسف کے نام سے پکارے گئے جس کے معنے ہیں "جمع کرنے والا"۔ بدھ مت کے پیروؤں نے اسے "بودھی ستوا" (یعنی آنے والا بدھ) قرار دیکر "ایسو آسف" کو "بدھ آسف" میں بدل دیا اور رفتہ رفتہ عام لوگ مسیح علیہ السلام کو "یوز آسف" کے نام سے یاد کرنے لگے۔

محترم شیخ عبد القادر صاحب نے اس امر کا بھی ذکر کیا کہ ایران اور شمالی مغربی ہندوستان میں بنی اسرائیل موجود تھے اور چونکہ وہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے اس لئے وہ "ناصریہ" کے نام سے موسوم ہوئے۔ اسی طرح کتب میں آتا ہے کہ دوسری صدی عیسوی کے وسط میں ایک عظیم عیسائی سکالر اسکندریہ سے شمالی مغربی ہندوستان میں آیا تھا۔ اُسے وہاں بکثرت یہودی النسل عیسائی ملے۔ اُن لوگوں کے پاس عبرانی انجیل کا ایک نسخہ بھی تھا جو عبرانی رسم الخط میں لکھا ہوا تھا۔

گمشدہ قبائل پر نازل ہونیوالی آسمانی برکات

مقالہ کے آخر میں محترم شیخ صاحب نے فرمایا فلسطین سے ہجرت کر کے مشرقی علاقوں میں آباد ہونے والے اسرائیلیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت کو قبول کر لیا تھا اور وہ سب آپ پر ایمان لے آئے تھے اسی لئے وہ اُس سزا سے محفوظ رہے جو جودیہ کے یہودیوں کو مسیح علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے ملی۔

اوّل الذکر بنی اسرائیل اور ان کی نسلیں مسیح علیہ السلام کو قبول کرنے کی وجہ سے آسمانی بادشاہت کی برکات سے زمانہ دراز تک مستفیض ہوتی چلی گئیں۔ ان میں سے بہت سے تو اپنے اپنے ملکوں اور علاقوں میں حکمران بھی بنے۔ بعد میں جب وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تو آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے اور اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہونے کا خصوصی شرف ان کے حصہ میں آیا۔

(باقی)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم چوہدری عطاء محمد صاحب جو کہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کے چھوٹے بھائی تھے اور چوہدری مبارک احمد صاحب بسراء، چوہدری عبد الغفور صاحب بسراء کارکن نظارت بیت المال خرچ اور چوہدری امیر احمد صاحب بسراء کے بہنوئی تھے اچانک ایک روز شدید پیٹ کی تکلیف میں مبتلا رہنے کے باعث فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ ۱۹/۶ کو بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحوم مخلص، سادہ طبیعت اور نیک سیرت انسان تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ دو بچیاں، ایک لڑکا اور دو پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مورخہ ۲۰/۶ کو بعد نماز عصر مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری نے دعا کرائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ (محمد سلطان اقبال کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم سید عاشق حسین شاہ صاحب شدید بیمار ہیں اور بغرض اپریشن کراچی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے انکی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبد الودود صدر جماعت احمدیہ گیرانوالہ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ خاکسار کی بھاوجہ اہلیہ برادرم حاجی محمد سلیم احمد صاحب بنت مکرم حکیم سردار محمد صاحب مرحوم آف ڈگری سندھ دو تین دن سے پتھری کی وجہ سے شدید بیمار ہیں کمزوری بہت ہے۔ اپریشن کیلئے کراچی گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور اپریشن کامیاب ہو۔ آمین

(ڈاکٹر محمد خان چوہدری۔ علی پور۔ ملتان)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۳۶۸۹

مَیں سلیم احمد محمود ولد چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ پیشہ طالبعلم عمر ۱۷ ½ سال پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد سلیم احمد محمود ولد چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ R-81/5 دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ شیخ محمود احمد ولد اللہ دتہ صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸۔

مسل نمبر ۲۳۶۹۰

مَیں محمد زکریا چغتائی ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مرحوم قوم مغل پیشہ ڈیوٹنگ ماسٹر عمر ۴۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک رہائشی پلاٹ رقبہ ۱۲۰ مربع گز نمبر ۹۵/۴ فیڈرل پروجیکٹ قیمت اندازاً -/۵۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۷۰۰ روپیہ ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد زکریا چغتائی ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مرحوم R-167/16 فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ شیخ محمود احمد ولد شیخ اللہ دتہ صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی نمبر ۳۸۔

مسل ۲۳۶۹۱

مَیں سید منور احمد ولد سید محمد یعقوب صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۸۲۵ روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سید منور احمد ولد سید محمد یعقوب صاحب ۶۶۲/۲ عزیز آباد کراچی نمبر ۳۸۔

گواہ شد۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ رفاقت اللہ سیکرٹری مال ڈرگ روڈ کراچی۔

---

* مَیں سالہا سال سے بیمار ہوں اور ذریعہ معاش سے بھی محروم ہوں۔ بعض دیگر پریشانیوں میں بھی مبتلا ہوں۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و روزگار عطا کرے اور پریشانیوں سے نجات دے۔

شمیم اسعد

چوک یوسف خانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ میں وصیت کا بابرکت نظام
اور
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رسالہ "الوصیت" میں فرزندانِ احمدیت کو وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اُس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دُنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دُنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دُنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے ھٰذا ما وعد الرحمٰن و صدق المرسلون۔ و سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

الراقم خاکسار
مرزا غلام احمد۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود
۶ر جنوری ۱۹۰۶ء

(مرسلہ نظارت مقبرہ بہشتی ربوہ)

شکریۂ احباب اور درخواستِ دعا

میرے خسر محترم عبدالغنی صاحب قریشی ریٹائرڈ ڈیسکشن افسر لاہور میں ۴۵ روز کی علالت کے بعد بتاریخ ۹ر جون بروز جمعہ وفات پا گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اِس اچانک صدمہ کے موقع پر لاہور اور اسلام آباد کی جماعت کے بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں نے بکثرت تشریف لا کر ہمارے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا اور ہمارے غم میں شریک ہوئے بہت سے بزرگوں اور بھائیوں نے بذریعہ خطوط اظہارِ تعزیت فرمایا میری اہلیہ اور خاکسار ایسے تمام دوستوں کے ممنون ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم کے بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ مرحوم سلسلہ کے خادم، خاموش، سادہ اور قربانی کرنے والے وجود تھے۔

۲۔ میرے عمو صاحب مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری ضیافت جماعتِ احمدیہ کراچی ایک حادثہ کی وجہ سے زخمی ہو کر جناح ہسپتال کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔ گھر والوں کو حادثہ کے ۱۶/۱۷ گھنٹہ کے بعد تلاش بسیار کے بعد اطلاع ہوئی۔ ان کی بیماری کی اطلاع پر بہت سے بزرگوں نے دعا اور فکر کا اظہار فرمایا جزاکم اللہ۔ شیخ صاحب اٹھارہ انیس دن کی مسلسل بیہوشی کے بعد کچھ ہوش میں آئے ہیں لیکن ابھی کمزوری زیادہ ہے۔ خاکسار جہاں تمام احباب کا شکرگزار ہے وہاں درخواست کرتا ہے کہ اگرچہ اب شیخ صاحب کی حالت خطرہ سے باہر بتائی جاتی ہے تاہم وہ ابھی بہت دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(شیخ عبدالوہاب۔ اسلام آباد)

(۳) میرے خاوند مکرم مولوی امام الدین صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی المناک وفات پر بڑی تعداد میں جماعت کے بزرگوں اور عزیزوں نے میرے گھر تشریف لا کر مجھ سے اور میرے بچوں سے تعزیت فرمائی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ بہت سے احباب نے پاکستان کے دوسرے شہروں اور بیرونِ پاکستان سے بھی تعزیتی خطوط اور تاریں ارسال کیں۔ چونکہ عاجزہ ہر خط کا جواب دینے سے قاصر ہے اِس لئے بذریعہ الفضل اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے تمام ان احباب کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے زبانی یا بذریعہ خط ہم سے ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

احبابِ جماعت دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے ہمارا خود حافظ و ناصر ہو اور محترم مولوی صاحب کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

(اہلیہ مولوی امام الدین صاحب مرحوم۔ کوارٹرز تحریکِ جدید۔ ربوہ)

بسلسلہ عشرہ وقفِ جدید

یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقفِ جدید کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا... پس میں اتمامِ حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو"

(الفضل ۷ر جنوری ۱۹۵۸ء)

وقفِ جدید اصلاح وارشاد اور جماعت کی دینی تربیت کے لئے خدا تعالیٰ کا سکھایا ہوا ایک مبارک طریق اور اس کی بتائی ہوئی ایک بابرکت سبیل ہے۔ اس کے مالی جہاد میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لینا رضاءِ الٰہی حاصل کرنے کا بہترین عمل ہے۔ توقع ہے کہ احبابِ جماعت یکم جولائی سے ۱۰ر جولائی تک "وقفِ جدید کا عشرہ" مناکر درج ذیل امور کی طرف خصوصیت سے توجہ مبذول فرمائیں گے۔

۱۔ احبابِ جماعت کے سامنے وقفِ جدید کی اہمیت اور افادیت بار بار بیان کی جائے۔ اس میں مربیانِ کرام، معلمین اور دیگر پڑھے لکھے احباب کے لئے ثوابِ دارین حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے۔

۲۔ مسلسل کوشش کی جائے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق جماعت کا کوئی فرد بھی وقفِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔ یاد رہے کہ وقفِ جدید کے چندہ کی اقل شرح -/۱۲ روپے سالانہ ہے۔

۳۔ احبابِ جماعت کو مؤثر رنگ میں ترغیب دی جائے کہ وہ اپنی آمد میں اضافہ کے ساتھ دیگر چندوں کی طرح چندہ وقفِ جدید میں بھی حسبِ حیثیت اضافہ فرمائیں۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ -/۵۰۰ روپے یا -/۱۰۰۰ روپے یا اس سے زیادہ سالانہ چندہ دے کر وقفِ جدید کے معاونینِ خصوصی میں شامل ہو جائیں۔

۴۔ جو جماعتیں ابھی تک اِس مبارک الٰہی تحریک کے مالی جہاد میں شامل ہونے کے ثواب سے محروم ہیں ضلع وار نظام کے عہدیداران ایسی جماعتوں کو اِس ثواب میں شامل کرنے کی سعی فرمائیں۔

۵۔ دورانِ عشرہ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اِس تمام مہم میں مقامی عہدیداران، عہدیداران لجنہ اماء اللہ، انصار بھائی اور عہدیدارانِ مجلس خدام الاحمدیہ تعاونوا علی البرّ والتقوٰی کا بہترین مظاہرہ فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴